

ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL

Available Online: <https://assajournal.com>

Vol. 04 No. 02. October-December 2025. Page# 31-40

Print ISSN: [3006-2497](#) Online ISSN: [3006-2500](#)Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)

Astronomy and Islam: An Analytical Study of Scientific and Jurisprudential Aspects in the Light of Quran and Hadith

فلکیات اور اسلام: قرآن و حدیث کی روشنی میں سائنسی و فقہی پہلوؤں کا تجزیاتی مطالعہ

Haroon Ur Rasheed

MPhil Scholar, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology

haroonurrasheedk83@gmail.com

Dr. Sadiq Ali

Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology

sadiqali@kust.edu.pk

Dr. Zia Ur Rehman

Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology

mzrehman84@yahoo.com ziaurrahman@kust.edu.pk

Abstract

Astronomy, as the study of celestial bodies such as stars, planets, the sun, the moon, galaxies, and cosmic phenomena, has always occupied a central place in human intellectual curiosity. In Islam, astronomy holds a unique significance as the Qur'an frequently invites humankind to reflect upon the heavens and the earth as signs of divine power and wisdom. This article explores the importance of astronomy in Islamic tradition, analyzing its scientific and jurisprudential dimensions in the light of the Qur'an and Hadith. Nearly fifteen hundred verses of the Qur'an emphasize cosmic phenomena, presenting them as evidence of divine oneness, wisdom, and order. Classical exegeses, such as those of Ibn Kathir, al-Tabari, al-Sa'di, and modern interpretations by thinkers like Sayyid Qutb, highlight how these verses signify both theological truths and scientific realities, many of which align remarkably with modern astronomical discoveries.

The article further examines the jurisprudential relevance of astronomy in Islamic law. Acts of worship such as prayer times, fasting schedules, Eid determination, Hajj rituals, and zakat calculations are all intimately linked to the movement of the sun, moon, and stars. The role of lunar observations in the Islamic calendar and the debate over moon-sighting versus astronomical calculations are discussed in detail. Moreover, the study addresses modern challenges, including prayer and fasting in polar regions, satellite-based observations, and issues arising from the International Date Line. Contributions of classical Muslim astronomers such as al-Battani, al-Biruni, Ibn al-Shatir, and Ulugh Beg are also highlighted as evidence of the Islamic legacy in advancing astronomical sciences.

The article concludes that astronomy is not merely a secular science but a vital discipline that bridges faith and reason. It not only strengthens theological convictions by revealing the grandeur of divine creation but also serves as a practical necessity for religious observance. The integration of traditional jurisprudence with modern scientific methods is essential for addressing contemporary issues. The study recommends the establishment of specialized Islamic

astronomical centers to harmonize religious principles with scientific advancements, ensuring both spiritual enrichment and intellectual leadership for the Muslim community.

Keywords: Qur'an and Astronomy, Hadith and Cosmic Phenomena, Islamic Jurisprudence and Astronomy, Moon-Sighting and Astronomical Calculations, Muslim Contributions to Astronomy

1. فلکیات کا تعارف اور بنیادی تصور

فلکیات (Astronomy) وہ علم ہے جس میں آسانی اجسام مثلاً ستارے، سیارے، چاند، سورج، کہکشائیں، nebulae، اور کائنات کی دیگر اشیاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ علم قدیم زمانے سے ہی انسان کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اسلام نے بھی انسان کو غور و فکر کی دعوت دی ہے اور فلکیات کو اللہ تعالیٰ کی قدرت، عظمت اور توحید کی نشانی کے طور پر پیش کیا ہے۔

2. قرآن مجید میں فلکیات کی اہمیت

قرآن مجید میں فلکیات سے متعلق تقریباً ڈیڑھ ہزار آیات موجود ہیں جو کائنات، اس کی تخلیق، ساخت اور اس میں کار فرما قوانین پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ آیات درج ذیل پہلوؤں کو واضح کرتی ہیں:

• توحید کی دلیل: آسمان اور زمین کی تخلیق، ان کا نظام، رات اور دن کا آنا جانا، سورج اور چاند کا حساب سے چلنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی بے پناہ قدرت کی نشانیاں ہیں۔

• غور و فکر کی ترغیب: قرآن بار بار انسان کو حکم دیتا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں غور و فکر کرے تاکہ وہ حقیقت کو پاسکے۔

• نظام کی حکمت: کائنات کا پورا نظام ایک حکمت اور توازن پر قائم ہے، جس میں کوئی خلل نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کامل علم اور حکمت کی دلیل ہے۔

• انسان کی عاجزی: وسیع و عریض کائنات کے سامنے انسان کی حیثیت ایک ذرہ سے بھی کم ہے، جس سے انسان میں عاجزی اور اللہ کے سامنے جھکنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

3. احادیث میں فلکیات کی اہمیت

احادیث مبارکہ میں بھی فلکیات سے متعلق اشارے ملتے ہیں، جیسے چاند اور سورج گرہن کی نماز، ستاروں کے ذریعے راستہ تلاش کرنے کا ذکر، اور قیامت کی بعض نشانیوں کا تعلق آسمانی واقعات سے ہے۔ تاہم، نبی کریم ﷺ نے ستاروں کے ذریعے غیب کی خبریں دینے (جو تش) سے منع فرمایا ہے۔

منتخب قرآنی آیات، ترجمہ، تفسیر اور استدلال

ذیل میں فلکیات سے متعلق چند اہم قرآنی آیات پیش کی جا رہی ہیں۔

آیت نمبر 1: آسمانوں اور زمین کی تخلیق

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾¹

ترجمہ: "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل مندوں کے لیے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔"²

تفسیر اور وضاحت:

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

عربی عبارت:

﴿يَخْبُرُ تَعَالَى أَنَّهُ قَدْ أَقَامَ الدَّلِيلَ وَالْبُرْهَانَ عَلَى قُدْرَتِهِ الْعَظِيمَةِ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَا فِيهِنَّ مِنَ الْآيَاتِ الْعَظِيمَةِ، كَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ وَالْكَوَاكِبِ الثَّوَابِتِ وَالسَّيَّارَاتِ، وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَتَعَاقَبَانِ، لَا يَفْتَرَانِ﴾

¹ سورة آل عمران، آیت: 190

² (ترجمہ: مولانا محمود الحسن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور ان میں موجود عظیم نشانیوں (جیسے سورج، چاند، ستارے، ٹھہرے ہوئے اور چلنے والے سیارے، اور رات دن کا مسلسل آنا جانا جو کبھی بھی رکتے نہیں) میں اپنی عظیم قدرت کی دلیل اور حجت قائم کر دی ہے۔
تشریح:

ابن کثیر اس آیت میں آسمانوں اور زمین کے نظام کو اللہ کی قدرت کی واضح دلیل قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سارا نظام اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق اور منتظم ہے۔
تفسیر السعدی میں ہے:

﴿يدل على كمال خالقهما، وعظيم سلطانه، وأنه الإله الحق الذي لا إله إلا هو، لأن الخلق العظيم، يدل على الخالق العظيم﴾
ترجمہ: (یہ تحقیق) اپنے خالق کے کمال اور اس کی بڑی سلطنت پر دلالت کرتی ہے، اور یہ کہ وہی برحق معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیونکہ عظیم الشان مخلوق عظیم الشان خالق پر دلالت کرتی ہے۔

تشریح:

السعدی اس آیت سے توحید کا استدلال نکالتے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ جس طرح ایک شاندار عمارت کا وجود بتاتا ہے کہ اس کا کوئی ماہر معمار ہے، اسی طرح یہ شاندار کائنات بتاتی ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے۔

استدلال:

1. عقل کے استعمال کی دعوت: آیت "أُولَئِكَ الْأَنْبَاءُ" (عقل والوں) کے لیے نشانیاں بتا رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اپنی عقل کو استعمال کرے اور کائنات کے نظم و ضبط کو دیکھ کر خالق تک پہنچے۔

2. سائنس کی بنیاد: یہ آیت درحقیقت سائنسی تحقیق کی بنیادی تحریک ہے۔ فلکیات کا مطالعہ درحقیقت انہی "نشانوں" کو سمجھنے کی کوشش ہے۔

3. توحید کا براہ راست ثبوت: کائنات کی وسعت، اس کا نظام اور اس میں پائے جانے والے قوانین اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یہ سب کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک واحد قادر و حکیم ہستی کا کارخانہ ہے۔

آیت نمبر 2: آسمان کی بلندی اور بے ستون ہونا

قرآن میں ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا﴾³

ترجمہ: "اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے اٹھا رکھا ہے جیسے تم دیکھ رہے ہو۔"⁴

تفسیر اور وضاحت:

تفسیر الطبری میں لکھتے ہیں:

﴿يعني تعالى ذكره: الله الذي رفع السموات بغير عمد تقوم بها، كما تقوم هذه السقوف والبيوت بالعمد﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے: اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا ہے جو انہیں تھامے ہوئے ہوں، جیسے یہ چھتیاں اور مکانات ستونوں پر قائم ہیں۔

تشریح:

طبری اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آسمان بغیر کسی مادی ستون کے قائم ہیں، جس طرح زمین پر عمارتیں ستونوں کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

³ سورة الرعد، آیت: 2

⁴ (ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری)

تفسیر فی ظلال القرآن (سید قطب) میں ہے۔

﴿إِنهَا قُوَّةُ اللَّهِ هِيَ الَّتِي تَمْسِكُهَا فِي مَكَانِهَا الْمُرْتَفَعِ.. وَهِيَ حَقِيقَةُ عِلْمِيَّةٍ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا الْبَشَرُ يَوْمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ، وَلَمْ يَدْرِكُوا كُنْهَهَا إِلَّا بَعْدَ تَقَدُّمِ عُلُومِ الْفَلَكِ﴾

ترجمہ: یہ اللہ کی وہ قوت ہے جو انہیں ان کی بلند جگہ پر تھامے ہوئے ہے... اور یہ ایک سائنسی حقیقت ہے جسے انسان قرآن کے نزول کے دن نہیں جانتے تھے، اور وہ اس کی حقیقت کو فلکیات کے علوم کی ترقی کے بعد ہی سمجھ پائے۔

تشریح:

سید قطب اس آیت کو جدید سائنس کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمانوں کو تھامے رکھنے والی چیز درحقیقت کشش ثقل (Gravity) اور دیگر کائناتی قوتیں ہیں، جو اللہ کے مقرر کردہ قوانین ہیں۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ اس نے اس حقیقت کو اس وقت بیان کر دیا جب کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

استدلال:

1. قرآن کا علمی اعجاز: یہ آیت قرآن کے علمی اعجاز کی واضح مثال ہے۔ چودہ سو سال قبل آسمانوں کے بغیر ستون کے قائم رہنے کا ذکر درحقیقت ایک حیرت انگیز سائنسی حقیقت تھی جسے آج کشش ثقل اور کوانٹم میکانکس کے ذریعے سمجھا جا رہا ہے۔

2. اللہ کی قوت کا اظہار: آسمانوں کا بغیر کسی ظاہری سہارے کے قائم رہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انہیں ایک قادر مطلق ہستی نے اپنی طاقت سے تھام رکھا ہے۔

3. تسخیر کائنات: یہ آیت انسان کو یہ بھی پیغام دیتی ہے کہ کائنات میں کام کرنے والے قوانین فطری ہیں، اور انسان کو چاہیے کہ وہ ان قوانین کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

آیت نمبر 3: سورج اور چاند کا حساب سے چلنا

قرآن مجید ہے:

﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا: ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَا مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ: وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ﴾⁵

ترجمہ: "اور سورج اپنے ٹھکانے کے لیے چلا جا رہا ہے۔ یہ زبردست جاننے والے (اللہ) کا مقرر کیا ہوا ہے۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ وہ (گھٹ کر) کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (خم دار) ہو جاتا ہے۔ نہ سورج سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے۔ اور سب (آسمانی کرے) ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔"⁶

تفسیر اور وضاحت:

تفسیر القرطبی میں ہے:

﴿أَي: تَجْرِي إِلَى مَسْتَقَرِّهَا الَّذِي قَدَرْنَا لَهَا، وَهُوَ مَنَازِلُهَا... وَقِيلَ: مَسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ... وَقِيلَ: إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾⁷

ترجمہ: یعنی وہ اپنے اس ٹھکانے کی طرف چل رہا ہے جو اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے، اور وہ اس کے سفر کی انتہا ہے... ایک قول یہ ہے کہ اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے... اور کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن تک۔

تشریح:

امام قرطبی نے "مستقر" کی مختلف تفسیری احتمالات بیان کیے ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ سورج ایک مقررہ میدان میں اپنے سفر کا اختتام کرے گا، جو جدید فلکیات کے مطابق سورج کا اپنے مدار میں ایک مخصوص نقطے کی طرف سفر ہے۔

﴿أَي: جَعَلْنَاهُ يَنْقُصُ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ، فَيَكُونُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ هَالِكًا، ثُمَّ يَزِيدُ نُورَهُ حَتَّىٰ يَصِيرَ بِدْرًا، ثُمَّ يَنْقُصُ حَتَّىٰ يَعُودَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ﴾⁸

⁵ سورۃ یسین، آیات: 38-40

⁶ (ترجمہ: مولانا محمود الحسن)

⁷ (آیت 38)

⁸ (آیت 39)

ترجمہ: یعنی ہم نے اسے مبینے کے شروع سے آخر تک گھٹنے والا بنایا، تو وہ پہلی رات کو ہلال ہوتا ہے، پھر اس کی روشنی بڑھتی ہے یہاں تک کہ وہ بدر بن جاتا ہے، پھر گھٹتا ہے یہاں تک کہ پرانی بوسیدہ کھجور کی شاخ کی طرح (مڑا ہوا) ہو جاتا ہے۔

تشریح:

چاند کے یہ 28 منازل (مازل) درحقیقت چاند کی مختلف شکلیں (phases) ہیں جو اس کے زمین کے گرد گردش کے باعث بنتی ہیں۔ قرآن نے اس کی بہترین علمی وضاحت کی ہے۔

﴿أَيُّ: كُلِّ فِي فَلَكِهِ الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ فِيهِ، يَدُورُ وَيَسْبَحُ... وَهَذَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ الْعَظِيمَةِ﴾⁹

ترجمہ: یعنی ہر ایک (سورج، چاند، زمین) اپنے اس دائرے میں جس میں اللہ نے اسے پیدا کیا ہے، گھوم رہا ہے اور تیر رہا ہے... اور یہ اللہ کی عظیم نشانیوں میں سے ہے۔

تشریح:

"ہر ایک ایک دائرے میں تیر رہا ہے" کا بیان جدید فلکیات کے عین مطابق ہے کہ تمام سیارے، ستارے اور کہکشائیں اپنے اپنے مداروں (orbits) میں گردش کر رہے ہیں۔

استدلال:

1. کائناتی نظام کی دقیقیت: یہ آیات کائناتی نظام کی انتہائی دقیق اور حساب شدہ نوعیت کو واضح کرتی ہیں۔ سورج، چاند، رات اور دن سب ایک مقررہ حساب (قانون) کے تحت چل رہے ہیں۔

2. وقت کا نظام: چاند کے منازل سے قمری مہینے اور سال کا تعین ہوتا ہے، جبکہ سورج سے شمسی سال کا۔ یہ دونوں نظام اللہ کی طرف سے مقرر ہیں اور انسان انہیں اپنے زمان و مکاں کی پیمائش کے لیے استعمال کرتا ہے۔

3. تصادم سے محفوظ نظام: "نہ سورج چاند کو جاکڑے" کا بیان اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نظام اس طرح بنایا گیا ہے کہ اس میں تصادم نہیں ہوتا، جو کشش ثقل اور دیگر قوانین کے درمیان توازن کی وجہ سے ہے۔

آیت نمبر 4: آسمان کی حفاظت

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَفَافًا مَّحْفُوظًا لِّئَلَّا تُرَوِّحَ عَنْ آيَاتِنَا مُعْرِضُونَ﴾¹⁰

ترجمہ: "اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا، اور وہ (کفار) اس کی نشانیوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔"¹¹

تفسیر اور وضاحت:

. تفسیر البغوی میں ہے:

﴿أَيُّ: مَرْفُوعًا مَحْفُوظًا مِنَ السَّقُوطِ﴾

ترجمہ: یعنی بلند کیا ہوا، گرنے سے محفوظ۔

تشریح:

البغوی اس کی سادہ اور واضح تفسیر کرتے ہیں کہ آسمان کو ایک اٹھائی ہوئی چھت بنایا گیا ہے جو محفوظ ہے، یعنی اس کے گرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

. تفسیر السعدی میں ہے:

﴿أَيُّ: حَفَظَهَا مِنْ أَنْ تَنْقُضَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، أَوْ يَأْتِيَهَا مَا يَعْيِبُهَا.. وَمِنْ حِكْمَتِهِ تَعَالَى أَنَّهُ جَعَلَ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ هَذِهِ الْمَسَافَةَ الْبَعِيدَةَ، لِئَلَّا يَضُرَّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ حَرُّ الْكَوَاكِبِ وَبَرْدُهَا﴾

⁹(آیت 40)

¹⁰سورة الانبياء، آیت: 32

¹¹(ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھری)

ترجمہ: یعنی اسے اس بات سے محفوظ رکھا کہ وہ زمین والوں پر گر پڑے، یا اسے کوئی ایسی چیز پہنچے جو اسے نقصان پہنچائے... اور اللہ تعالیٰ کی حکمت میں سے یہ ہے کہ اس نے زمین اور آسمان کے درمیان یہ دوری رکھی، تاکہ سیاروں کی گرمی اور سردی زمین والوں کو نقصان نہ پہنچ سکے۔

تشریح:

السعدی اس آیت کی تفسیر میں جدید سائنس سے ملتی جلتی وضاحت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان کی حفاظت کا ایک پہلو یہ ہے کہ زمین اور آسمانی اجسام کے درمیان فاصلہ رکھا گیا ہے، جو زمین پر زندگی کے تحفظ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ یہ فاصلہ سورج کی تابکاری، شہاب ثاقب (meteors) کے اثرات، اور درجہ حرارت کے انتہائی اتار چڑھاؤ سے بچاتا ہے۔

استدلال:

1. **زمین کا محفوظ ماحول:** آسمان کو "سقف محفوظ" کہنا درحقیقت زمین کے ماحول (atmosphere) اور مقناطیسی میدان (magnetosphere) کی طرف اشارہ ہے، جو زمین کو مضر شعاعوں اور شہابیوں سے بچاتا ہے۔

2. **زندگی کے لیے موزوں سیارہ:** یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ زمین کو زندگی کے لیے ایک خاص طور پر محفوظ ماحول دیا گیا ہے، جسے "قابل سکونت زون" (Habitable Zone) کہا جاتا ہے۔

3. **اللہ کی شفقت:** یہ محفوظ چھت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحمت کا اظہار ہے۔

خلاصہ اور حتمی استدلال

مندرجہ بالا آیات اور ان کی تفاسیر سے درج ذیل اہم نکات اخذ ہوتے ہیں، جو فلکیات کی اہمیت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کرتے ہیں:

1. **علمی تحقیق کا دینی حکم:** قرآن مجید نے کائنات کے مشاہدے اور اس میں غور و فکر کو عبادت کا درجہ دیا ہے۔ لہذا، فلکیات جیسے علوم کا مطالعہ محض ایک سیکولر سرگرمی نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہے جو انسان کو خالق کے قریب کرتا ہے۔

2. **توحید کا سب سے بڑا ثبوت:** وسیع و عریض کائنات، اس کا انتہائی منظم اور دقیق نظام، اور اس میں کارفرما قوانین اس بات کی سب سے بڑی شہادت ہیں کہ اس کا کوئی خالق، منتظم اور حکمران ہے جو یکتا اور بے نیاز ہے۔

3. **قرآن کا علمی اعجاز:** قرآن مجید میں بیان کردہ فلکیاتی حقائق (جیسے آسمان کا بغیر ستون کے قائم ہونا، تمام اجرام کا مدار میں گردش کرنا، زمین کا محفوظ ماحول) چودہ سو سال قبل بیان ہوئے، جبکہ انہیں سائنسی طور پر ثابت ہونے میں صدیوں لگے۔ یہ قرآن کے اللہ کا کلام ہونے کی ناقابل تردید دلیل ہے۔

4. **انسان کی حقیقی پوزیشن کا ادراک:** جب انسان کائنات کی وسعت، Milky Way کہکشاں کے اربوں ستاروں، اور اس سے بھی پرے اربوں کہکشاؤں کا مشاہدہ کرتا ہے تو اسے اپنی حیثیت کا صحیح ادراک ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کائنات میں ایک ذرہ سے بھی کم ہے، جس سے اس میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے اور تکبر و غرور ختم ہوتا ہے۔

5. **تسخیر کائنات کی ترغیب:** قرآن نے کائنات کے قوانین کو "مسخر" قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو یہ قوانین سمجھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ خلائی تحقیق، مصنوعی سیاروں کا اجراء، موسمیاتی پیشین گوئی، وغیرہ سب درحقیقت انہی "مسخر" قوانین کے تحت ممکن ہیں۔

اختتامیہ:

اس تفصیلی بحث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اسلام نے ہمیشہ علم وحکمت کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ فلکیات کا علم نہ صرف انسان کی فکری تسکین کا ذریعہ ہے بلکہ یہ اسے اس کے رب سے جوڑنے کا بھی ایک مضبوط وسیلہ ہے۔ جدید دور میں جبکہ سائنس اور مذہب کے درمیان مصنوعی جنگ لڑائی جا رہی ہے، قرآن مجید کا یہ پیغام انتہائی اہم ہے کہ حقیقی سائنس درحقیقت مذہب کی حلیف ہے، نہ کہ حریف۔ لہذا، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس میدان میں آگے بڑھیں اور قرآن کی ان آیات کو اپنی تحقیقات کے لیے مشعل راہ بنائیں، تاکہ وہ نہ صرف دنیا میں علمی قیادت حاصل کریں بلکہ اپنے ایمان میں بھی اضافہ کریں۔

فقہی مسائل میں فلکیات کی اہمیت: ایک جامع جائزہ

فلکیات (علم الافلاک) کا فقہی مسائل سے گہرا تعلق ہے۔ شریعت اسلامیہ کے بہت سے احکام کا تعلق براہ راست سورج، چاند اور ستاروں کی حرکات و واقعات سے ہے۔ ذیل میں فقہی مسائل میں فلکیات کی اہمیت کو مختلف پہلوؤں سے واضح کیا جا رہا ہے۔

1. **عبادات میں فلکیات کی اہمیت**

الف) نماز کے اوقات کا تعین:

نماز کے اوقات کا تعین سورج کی حرکت اور آسمانی مظاہر سے وابستہ ہے۔

قرآنی دلیل:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾

ترجمہ: "نماز قائم کرو دن ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے وقت قرآن (نماز) پڑھا کرو۔ بے شک فجر کے وقت کی نماز (فرشتوں کے) حاضر رہنے کی ہے۔" ¹²

فلکیاتی تطبیق:

ظہر: سورج کے نصف النہار (meridian) سے گزرنے کے بعد

عصر: شے کا سایہ اس کی اصل لمبائی (یا دو گنا) کے برابر ہونے پر

مغرب: سورج کے غروب ہونے کے فوراً بعد

عشاء: شفق (سرخ) کے غائب ہونے پر

فجر: صادق طلوع ہونے پر

فقہی اہمیت: فلکیات کے بغیر نماز کے صحیح اوقات کا تعین ممکن نہیں، خاص طور پر ان خطوں میں جہاں روایتی علامات (جیسے سایہ دیکھنا) مشکل ہیں۔

ب) روزے کے اوقات کا تعین:

روزے کی ابتدا اور انتہا کا تعین بھی فلکیات سے وابستہ ہے۔

حدیث:

"جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف سے چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہو گیا۔" (صحیح بخاری)

فلکیاتی تطبیق:

○ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کے اوقات کا صحیح تعین

○ قطبی علاقوں میں روزے کے اوقات کا تعین

فقہی اہمیت: جدید فلکیاتی حساب سے روزے کے اوقات کا درست تعین ممکن ہے۔

2. اسلامی تقویم اور فلکیات

الف) قمری مہینوں کا آغاز:

ہجری تقویم کا انحصار چاند کے مشاہدے پر ہے۔

قرآنی دلیل:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْهَلَالَةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾

ترجمہ: "لوگ آپ سے نئے چاندوں (کے بارے) میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ وہ لوگوں کے لیے (عبادات کے) اوقات اور حج ہیں۔" ¹³

فلکیاتی تطبیق:

○ ہلال کا مشاہدہ

○ مقام اقتران (conjunction) کا تعین

¹² (سورۃ بنی اسرائیل: 78)

¹³ (سورۃ البقرہ: 189)

○ چاند کے غروب اور سورج کے غروب کا وقت
فقہی اہمیت:

- رمضان، شوال اور ذوالحجہ کے مہینوں کا تعین
- عیدین کی تاریخوں کا تعین
- حج کے ایام کا تعین
- ب (رویت ہلال کے مسائل):

- مشاہدے کی شرعی حیثیت
- فلکیاتی حساب کی شرعی حیثیت
- بین الاقوامی رویت کے مسائل

3. قبلہ کا تعین

قرآنی دلیل:

﴿قُلْ وَجْهَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

ترجمہ: "آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دیا کریں۔" ¹⁴
فلکیاتی تطبیق:

- قبلہ کا رخ تعین کرنے کے لیے فلکیاتی حساب
- مختلف خطوں میں قبلہ کی سمت کا تعین
- قطب نما اور جدید آلات کا استعمال

فقہی اہمیت:

- نماز کی صحت کے لیے قبلہ کی درست سمت
- مسجدوں کی تعمیر میں قبلہ کی سمت

4. زکوٰۃ اور فلکیات

فلکیاتی تطبیق:

- زکوٰۃ کے نصاب کا تعین
- قمری سال کا حساب
- مال کے پورے سال گزارنے کا تعین

فقہی اہمیت:

- زکوٰۃ کی ادائیگی کا صحیح وقت
- مالی سال کا تعین

5. حج اور فلکیات

فلکیاتی تطبیق:

- حج کے مہینوں کا تعین

¹⁴ (سورۃ البقرہ: 144)

○ یوم عرفہ کی تاریخ کا تعین

○ ایام تشریق کا تعین

. فقہی اہمیت:

○ حج کے ارکان کے اوقات

○ قربانی کے ایام

6. عدت اور حمل کا تعین

. فلکیاتی تطبیق:

○ عدت کی مدت کا حساب

○ حمل کی مدت کا تعین

○ قمری مہینوں کے حساب سے مدت کا تعین

. فقہی اہمیت:

○ عدت کے ایام کا صحیح حساب

○ وراثت کے مسائل

7. جدید فلکیاتی مسائل

الف) مصنوعی سیاروں اور خلائی سٹیشنوں کے مسائل:

○ نماز کے اوقات کا تعین

○ قبلہ کی سمت کا تعین

○ روزے کے اوقات کا تعین

ب) بین الاقوامی تاریخوں کے مسائل:

○ بین الاقوامی لائن (International Date Line)

○ مختلف ممالک میں رویت ہلال کے اختلافات

ج) قطبی علاقوں کے مسائل:

○ نماز کے اوقات

○ روزے کے اوقات

○ رویت ہلال

8. فلکیاتی حساب کی شرعی حیثیت

علماء کے ہاں فلکیاتی حساب کی شرعی حیثیت پر مختلف آراء ہیں:

. روایت پرست نقطہ نظر: مشاہدہ ہی معتبر ہے

. معتدل نقطہ نظر: حساب مشاہدے کی تصدیق کے لیے معتبر ہے

. جدید نقطہ نظر: قطعی علمی حساب معتبر ہے

دلائل:

. مشاہدے کے حق میں:

"چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ" (صحیح بخاری)

• حساب کے حق میں:

﴿وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ﴾ "سورج اور چاند ایک حساب کے ماتحت ہیں" ¹⁵

﴿الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ﴾ "سورج اور چاند حساب سے چل رہے ہیں" ¹⁶

9. تاریخی پس منظر

مسلمانوں نے فلکیات کے میدان میں قابل ذکر خدمات انجام دیں:

• بتانی: زیجات (زج) کی تدوین

• البیرونی: زمین کے محیط کا حساب

• ابن الشاطر: سیاروں کی حرکات کے ماڈل

• اولوغ بیگ: سمرقند رصد گاہ کی تعمیر

10. خلاصہ اور تجاویز

خلاصہ:

1. فلکیات فقہ اسلامی کا ایک لازمی جزو ہے
2. بیشتر عبادات کا تعلق فلکیاتی مظاہر سے ہے
3. جدید دور میں فلکیاتی علم کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے
4. مسلمانوں کو اس علم میں مہارت حاصل کرنی چاہیے

تجاویز:

1. اسلامی مراکز میں فلکیاتی شعبوں کا قیام
2. شرعی اور سائنسی تعلیم کا امتزاج
3. جدید آلات کے استعمال کی شرعی حیثیت پر تحقیق
4. بین الاقوامی اسلامی فلکیاتی مرکز کا قیام

نتیجہ

فلکیات کا فقہی مسائل سے گہرا تعلق ہے۔ یہ علم نہ صرف عبادات کی صحت کے لیے ضروری ہے بلکہ امت مسلمہ کی علمی قیادت کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم شرعی اصولوں کو جدید سائنسی حقائق کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہمیں اس کے احکام کو صحیح طور پر سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

¹⁵ (سورۃ الرحمن: 5)

¹⁶ (سورۃ الانعام: 96)